خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
خطبہ نمبر 3
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 46-81 نمبر 37 منگل 23 رمضان 1416ھ ' 13 تبلیغ 1375ہش ' 13 فروری 1996ء

خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق قول و فعل بناؤ

تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ (فجر سے پہلے کی عبادت کے لئے) اٹھو' دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفات باری تعالیٰ پر غور کرنا اور کرتے رہنا ہمارے لئے بے انتہا ضروری ہے اور اس غور کے نتیجے میں درحقیقت ہم اپنی جنت بنا رہے ہونگے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 12- مئی 1995ء مطابق 12 ہجرت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون شروع ہے یہ بعض پہلوؤں سے آسان ہے' بعض پہلوؤں سے مشکل اور جو مشکل پہلو ہیں ان کی دراصل انتہا کوئی نہیں وہ لامتناہی سلسلہ ہے۔ مثلاً صفت ربوبیت کو لیں ہر چیز جو کائنات میں کسی نہ کسی ذریعے سے زندہ رہ رہی ہے وہ اول طور پر صفت ربوبیت کا مظہر بھی ہے اور اس کی واقف بھی ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑا' زندگی کی ادنیٰ قسم کو لے لیجئے اس کا رب سے واسطہ ہے لیکن وہ چیز اس واسطے سے جو رب کو سمجھ رہی ہے رب وہاں ختم تو نہیں ہو جاتا۔ رب تو اس پہلو سے شروع ہوتا ہے بلکہ اس سے آگے بھی شروع ہے اور اس کو یہ بھی نہیں پتہ کہ مجھ سے ادنیٰ کون سی حالتیں ہیں جو ربوبیت کی محتاج ہیں اور پھر جوں جوں آگے ترقی ہوتی چلی جاتی ہے ربوبیت زیادہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ مادی دنیا میں بھی ربوبیت کا یہی منظر ہے روحانی دنیا میں بھی یہی منظر ہے (-)

اب اس پہلو سے صرف الحمد کے ربوبیت کے تعلق کو ہی آپ دیکھیں تو ایک لامتناہی مضمون ہے جو سلسلہ ختم ہی ہونے میں نہیں آئے گا۔ اس لحاظ سے آسان بھی ہے اور مشکل بھی ہے اور جب میں وقت کی کمی کے خیال سے تیز گزرنے کی کوشش کرتا ہوں تو لوگوں کی طرف سے اچھے بھلے علماء کی طرف سے بھی یہ خط ملتے ہیں کہ آپ کا مضمون کچھ تو دماغ میں سے گزرا کچھ سر کے اوپر سے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم Concentrate نہیں کر سکے اپنے آپ کو پوری طرح۔ یعنی غور کرتے کرتے کسی پہلو میں اٹکے ہیں تو دوسرا پہلو گزر گیا۔ اس لئے آہستہ بیان کریں۔ اب اگر آہستہ بیان کیا جائے تو پھر یہ ساری عمر ایک ہی سلسلہ جاری رہے گا اور ضرورت کی باتیں جو وقتاً فوقتاً پیش آتی ہیں ان سے کلیتہً صرف نظر کرنا ہوگا۔ اس لئے کوشش میں کر رہا ہوں ذہنی طور پر کوئی ایسی ترتیب دے لوں کہ کچھ نمونے آپ کے سامنے رکھ دوں اور باقی انہی نمونوں پر غور کر کے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے علم چاہیں اور خود ہی یہ سفر طے کرنا شروع کریں۔

"عالم الغیب والشھادۃ" کی بات ہو رہی تھی۔ اب آپ دیکھیں کہ (کلام الٰہی) میں لفظ غیب' انچاس (49) دفعہ استعمال ہوا ہے اور کلام الٰہی کا یہ اسلوب ہے کہ اگرچہ ایک ہی لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے مگر کسی نہ کسی پہلو سے کوئی نیا جلوہ رکھتا ہے' کوئی نیا رنگ رکھتا ہے اور اس تعلق سے کبھی خدا تعالیٰ کے اسماء پر انسان کو غور کرنے کا موقع ملتا ہے' کبھی مخلوقات کے اوپر غور کرنے کا اور ان کی بے بسی کا تصور باندھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور چار دفعہ غیوب کا لفظ استعمال ہوا ہے جمع میں۔ "علام الغیوب" اور جہاں غیب کا ہے وہاں عموماً "عالم الغیب" ہے جہاں غیوب کا ہے وہاں "علام الغیوب" ہے یعنی غیب زیادہ ہیں تو علم بھی بہت زیادہ چاہئے اور مبالغہ کی صفت استعمال ہوئی ہے غیر معمولی غیب کا علم رکھنے والا ہے اور غیب ایک نہیں ہے کئی غیب ہیں۔

اب یہی مضمون آپ دیکھ لیں غیب ایک نہیں ہے کئی ہیں۔ اس پر غور کریں تو عقل ورطہ حیرت میں ڈوب جاتی ہے اور غیب کا سفر ہمارے علم کے مطابق اپنے تصور سے طے ہو ہی نہیں سکتا' ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر غیب کے پیچھے ایک اور غیب ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس میں آپ جہات کی بات سوچ لیں۔ ہم شش جہات کی بات کرتے ہیں دراصل وہ تین جہات ہیں اوپر کو ایک جہت کہتے ہیں نیچے کو ایک جہت۔ تین جہات ہیں اور چوتھی جہت وقت کی ہے تو چار جہات کے اندر ہم محدود ہیں۔ چار جہات سے باہر کا تصور حساب دان کرتے ہیں۔ حسابی رو سے اگر Two Dimensional World ہو تو کیا ہوگا Five Dimensional ہو تو کیا ہوگا اور یہاں تک تو بہرحال ان کا غور اور تدبر انہیں پہنچا چکا ہے یا اس کا تصور باندھ سکتے ہیں کہ اس کائنات میں اسی وقت اور اسی Space' اسی مکانیت میں ایسے بھی جہان ہو سکتے ہیں جن کی Dimension مختلف ہوں اور ان کا ہم سے کوئی دور کا بھی تعلق نہ ہو ایک ہی جگہ رہتے ہوئے۔ اب اسی پر غور کریں تو آپ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقانیت پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے' ادنیٰ بھی آپ کی حقانیت پر شبہ باقی نہیں رہتا۔ اس زمانے میں جب کہ وقت کا مکان کا تصور بالکل اور تھا' اس زمانے میں آپ پر (-) آیت نازل ہوئی کہ جنت ایسی چیز ہے (-) کہ اس کا دائرہ زمین و آسمان پر پھیلا پڑا ہے۔ کوئی چیز بھی جسے آپ کائنات کہتے ہیں وہ جنت کے دائرے سے باہر نہیں ہے۔ اب یہ سوال کہ جنت کا دائرہ زمین و آسمان پر محیط ہے صحابہؓ سمجھ نہیں سکے اور ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ پھر جہنم کہاں ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا وہیں' لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ تو جس خدا نے آنحضرت ﷺ کو یہ Dimensions کا شعور اس وقت عطا کیا تھا جب کہ تمام عالم کی عقل کل ہی اس شعور کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکی تھی حیرت انگیز بات ہے۔ عرب کا ایک (-) انسان جس کی ساری قوم امی کہلا رہی تھی اس میں سے ایک شخص اٹھتا ہے اور اس پر ایسا کلام نازل ہوتا ہے جو اسے غیب کی خبریں دیتا ہے اور غیب کی خبروں کی حکمتوں سے آگاہ فرماتا ہے اور کئی قسم کے غیب اس میں موجود ہیں اس خبر میں' یہ ایسی خبر دی گئی ہے جس سے آپؐ کے زمانے کے تمام انسان غیب میں تھے یا یہ خبر ان سے پردہ غیب میں تھی اور آپ کو عطا کی گئی اور جس چیز کی خبر عطا کی گئی وہ غیب در غیب کی خبر ہے کہ تم جس دنیا کو سمجھتے ہو' ہم جانتے ہیں اس میں سے اکثر کو تو جانتے ہی نہیں لیکن اس کا جو عمومی تصور باندھتے ہو اس سے بھی پرے اور چیزیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

تو "علام الغیوب" کا جو لفظ ہے اس نے بتایا کہ غیبوں کے بھی جہان ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا جہان ابھرتا چلا جاتا ہے تو سوچ کی کوئی آخری حد ہی باقی نہیں رہتی۔ اب یہ مضمون کوئی سمجھے گا کہ شاید علمی چسکے کی باتیں ہیں' بالکل غلط بات ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا مذہب کی حقیقت سے بنیادی تعلق ہے اور جسے سمجھے بغیر مذہب کی غرض و غایت پوری ہو ہی نہیں سکتی یعنی کچھ نہ کچھ حصہ ہم پاسکتے ہیں جیسے ایک کیڑا اپنے رب کو جانتا ہے۔ لیکن جس مقام پر ہمارا شعور پہنچایا گیا ہے ہمارے لئے جو ربوبیت کی مختلف جہتیں کھول دی گئی ہیں۔ ان پر غور نہ کرنا تو نسبتی لحاظ سے کیڑا بنے رہنے کے مترادف ہے اور جو لوگ پھر کیڑا بنتے ہیں ان کا ذہن پھر کیڑوں والا ہونا شروع ہو جاتا ہے ان کو رزق سے صرف اتنی نسبت ہے کہ کھایا پیٹ بھرا اور سو گئے اور یا دنیا کے عیشوں میں مبتلا ہوئے اور وہ ہاتھ جس نے رزق دیا ہے اس ہاتھ کی لمس تک کو نہیں پہچان سکتے۔

تو اس لئے جو صفات باری تعالیٰ کا مضمون ہے یہ کوئی محض علمی نخرہ نہیں ہے' یہ حقیقت میں خدا سے تعلق باندھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ جس عظمت کا خدا حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ پر ظاہر ہوا وہ آپ تک محدود رہنے کی خاطر ظاہر نہیں ہوا بلکہ رحمۃ للعالمین کا مطلب ہے اس خدا کے جلوے تمام جہانوں کے لئے میسر فرمادئے گئے۔ کسی جہان کے لئے بھی کوئی کنجوسی نہیں کی گئی' کسی قسم کی چیز روک نہیں رکھی گئی' کل عالم کے لئے دعوت عام دے دی گئی' یہ خدا جلوہ گر ہوا ہے آؤ اور اس کو دیکھو۔ تو اس پر غور کئے بغیر' اس کی صفات کا سفر کئے بغیر کیسے خدا اپنی شان کے ساتھ نہیں تو کچھ نہ کچھ اس شان کے نمونے کے طور پر ظاہر ہو سکتا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر ظاہر فرمائی گئی۔ اور حقیقت میں ہم اس دنیا میں صفات باری تعالیٰ میں جتنا سفر کرتے ہیں ویسی ہی اپنے لئے جنت بناتے ہیں۔ جنتیں بھی بے شمار ہیں اور غیب میں ہیں۔ جنتوں میں بھی بہت سے غیوب ہیں (-)

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جب یہ فرمایا تو اس میں بہت گہرے علوم بیان فرمادئے گئے اور (-) جو "میری جنت فرمایا گیا ہے وہ دراصل جنت کی وہ اعلیٰ تر صورت کا نام ہے جو خالصۃ "صفات باری تعالیٰ سے بنتی ہے اس میں دوسرے کی خواہش کا کوئی دخل نہیں۔ (اللہ کی رضا میں) ہو کر داخل ہو۔ کس میں؟ میری جنت میں۔ اور یہاں وہ جنت نہیں ہے جس میں فرمایا (-) ان کو وہ چیزیں بھی ملیں گی جس کی وہ اشتہا کرتے ہیں۔ اشتہاء اس کے سوا ہے ہی کوئی نہیں کہ مرضیہ رہیں۔ راضی رہیں اس بات پر جس پر خدا راضی ہے۔ اس کے بعد اپنی خواہش کہاں باقی رہی کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو اس لئے اس مضمون کو اگر ٹھہر ٹھہر کر کھول کھول کر بیان کیا جائے تو ایک ہی چھوٹی سی شاخ پر کھڑے ہو کر ایک لمبا زندگی کا وقت اور اس کا سفر طے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ بہر حال کچھ نمونے ہیں جو دینے ہوں گے تاکہ ان رستوں پر چل کر آپ غور کریں اور صفات باری تعالیٰ کو کوئی آسمانی ایسا مضمون نہ سمجھیں جو اوپر ہے۔ وہ ایسا مضمون ہے جو زمین پر اترتا ہے اور انبیاء کے ذریعے اترتا ہے۔

حضرت مسیح نے جو دعا مانگی تھی کہ اے خدا جو آسمان پر ہے زمین پر بھی اتر۔ وہ حقیقت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات میں پوری ہوئی ہے۔ آپ کے جلوے کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ وہ جو آسمان پر خدا تھا گویا زمین پر اتر آیا اور وہ صفات سے اترتا ہے۔ وہ کوئی جسمانی سفر طے کر کے تو نہیں آتا' کوئی وقت لگا کر تو نہیں پہنچتا وہ صفات کے ساتھ اترتا ہے۔ پس جو اترا ہوا اس کو دیکھ نہ سکیں دیکھیں تو اس کو سمجھ نہ سکیں اور اس پر غور کرنے کی توجہ پیدا نہ ہو یہ اندھی زندگی ہے اور اندھی زندگی کے متعلق فرمایا گیا ہے (-) کہ جو اس دنیا میں اندھا رہا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھے گا۔ (صاحب ایمان) تو اندھا نہیں ہوتا مگر (صاحب ایمان) کی دیکھنے کی طاقتوں میں فرق ہے اور روز بروز عرفان کے ساتھ وہ فرق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو کافر ہے وہ تو کھاتا ہے۔ اللہ کی دین اور ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں سوچتا کہ دینے والا ہاتھ کون سا ہے (صاحب ایمان سب تعریف اللہ کے لئے) کہہ کر' شکر کر کے روٹی کھا لیتا ہے۔ اور ایک تعلق ربوبیت سے قائم کر لیتا ہے جو باشعور تعلق ہے لیکن وہ روٹی کیسے آئی' ربوبیت کیا معنے رکھتی ہے۔ اس کی تفاصیل نہاں در نہاں اس کی کیفیات اصل جنت تو وہاں سے شروع ہوتی ہے تو دروازے پر کھڑے ہو جانا اور جنت میں داخل نہ ہونا یہ تو بڑے نقصان کا سودا ہے۔

پس اس پہلو سے اس مضمون کو جو میں شروع کر چکا ہوں اسے آپ کوئی ثانوی ذوقی مضمون نہ سمجھیں کہ اہل علم کی باتیں ہیں وہ سوچتے رہیں ہمیں تو سیدھا سادہ پیغام ملنا چاہئے۔ سیدھا سادہ پیغام یہی ہے کہ اس کا کھوج لگایا جائے اس کے پیچھے چلا جائے اس کی اطاعت کی جائے اور وہ یہ ہے "عالم الغیب والشہادۃ" پہلی بات ہی عالم الغیب سے شروع کی گئی اور غیب کے چکر میں ڈال کر ایک ایسا سفر شروع کرا دیا جس کی غیب کے تعلق ہی میں کوئی انتہا نہیں اور ایک ایسا نیا مضمون عطا فرمایا جو پہلے کبھی کسی مذہب کو عطا نہیں کیا گیا۔ جہاں تک میری تحقیق کا تعلق ہے مجھے ایک عرصہ پہلے اس بات کی جستجو ہوئی کہ دیکھوں غیب کا مضمون دوسرے مذاہب میں بھی ملتا ہے کہ نہیں تو کہیں نظر نہیں آیا۔ کم سے کم میری آنکھوں سے تو وہ غائب رہا۔ اگر کسی کو علم ہو کہ جس طرح (کلام الہٰی) نے غیب کے مضمون کو اٹھایا ہے اور اس پر روشنی ڈالی ہے کسی اور مذہب میں یہ تصور موجود ہے تو دکھائے۔ یہ چیلنج نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں۔ اگر ہے تو نسبتاً ادنیٰ حالت میں پایا جائے گا۔

(دین حق) نے جو غیب کا مضمون بیان فرمایا ہے یہ تو رفعتوں کی انتہا ہے اور پہلی بات جو انقلابی اس میں دکھائی دیتی ہے اس پر آپ کو میں غور کی دعوت دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ توحید کے لئے حقیقت میں غیب پر ایمان لانا ازبس ضروری ہے کیونکہ اس سے پہلے جتنے بھی شرک کے مذاہب ہیں یا جو مذاہب شرک میں تبدیل ہوئے وہ اس وجہ سے تھا کہ وہ ظاہر جو چیز سامنے ہو اسی پر ایمان لا سکتے تھے۔ اس لئے ان کا ظاہر تھا جس پر وہ ایمان لاتے تھے اس ظاہر کا پیچھے ایک سایہ بنتا تھا جسے وہ سمجھتے تھے وہ غیب میں ہے لیکن ایمان نہیں لاسکتے تھے اس پر جب تک سامنے ظاہر طور پر بت دکھائی نہ دے۔ کوئی درخت کوئی سورج کوئی چاند' کوئی طوفان یہ چیزیں ان کے لئے ظاہری عبادت کے لئے تھیں اور اس کے پردے میں وہ سوچتے تھے کہ کچھ اور بھی ہو گا اور اس کے سوا کچھ اور ان میں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے اس کی صفات اس سے آگے کبھی نہیں بڑھ سکیں جتنی ظاہر کی صفات تھیں۔

اب اس پر آپ غور کر کے دیکھیں کہ جنہوں نے سورج کی پرستش کی ہے ان کی دیو مالائی کہانیاں پڑھ لیں ان میں سورج کی بھی تمام صفات کا بیان نہیں ہے سورج کی صرف چند صفات ان کو نظر آتی ہیں اور وہی ان کے دیوتا کی جلوہ گری ہے بس۔ تو ایمان ظاہر پر لائے ہیں غیب پر ایمان لائے ہی کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے پہلی دفعہ یہ نمایاں چیلنج کر کے انسان کے دماغ کو بیدار کیا ہے کہ غیب پر ایمان لاؤ گے تو پھر ظاہر کی سمجھ آئے گی ورنہ آئے گی ہی نہیں۔ اور ذات باری تعالیٰ غیب نہیں ہے۔ غیب میں ہے۔ اب ان دو چیزوں میں بھی فرق ہے اللہ تعالیٰ کا نام غیب نہیں ہے۔ اللہ کا نام حاضر بھی نہیں ہے یا ہو تو میرے علم میں نہیں۔ حاضر ہونا تو ممکن ہے مگر غیب خدا کا نام نہیں ہے۔ اللہ کا نام ظاہر ہے اور باطن ہے وہ ظاہر بھی ہوتا ہے اور باطن میں بھی ہے اور باطن کا مطلب ہے غیب کے پردوں میں۔

تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جہاں غیب کی تعریف فرمائی وہاں اللہ کو غیب قرار نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ "عالم الغیب" کا مطلب یہ ہے اپنے ناموں کو اپنی صفات کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کیونکہ ہر غیب کا وہ واقف ہے اور اس کی صفات کا ایک بہت ہی عظیم حصہ جس کو ظاہر کے مقابل پر کوئی ایسی نسبت ہے جسے ہم سمجھ نہیں سکتے' وہ غیب ہے خدا جس پر قدم رکھتا ہے اور تمہیں اس پر ایمان لانے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ ایمان کیوں ضروری ہے غیب پر ایمان لانا اس کے متعلق (کلام الہٰی) کی وہ آیات جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ انچاس آیات ہیں جو لفظ غیب کے مضمون پر روشنی ڈال رہی ہیں مختلف پہلوؤں سے۔ ان میں سے بعض ایسی آیات ہیں جن کا انسانوں سے بھی تعلق ہے اس لئے ان کو نکال بھی دیں تو اکثر وہ صفات ہیں جو خدا تعالیٰ کے علم غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ ضروری اس لئے ہے کہ فائدے بھی غیب میں مضمر ہیں اور خطرات بھی غیب میں مضمر ہیں۔

ایک آئس برگ جو سمندر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے' برف کا تو ابعض دفعہ ایک چھوٹا پہاڑ ہے جو ڈوبا ہوا ہے اس کا صرف 1/10 حصہ سمندر کی سطح سے باہر دکھائی دیتا ہے باقی نیچے ہے۔ جن کو پتہ نہ ہو وہ اس کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ چھوٹا سا ٹکڑا باہر دکھائی دیتا ہے چھوٹی پہاڑی یا ٹیلہ سمجھ لیں ڈوبا ہوا ہے اور ایک پور 9/10 حصہ اس کا اندر ہوتا ہے جو جہازوں کے پرخچے اڑا دیتا ہے۔ جب ٹکر لگے تو بڑے بڑے جہاز اس سے غرق ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے جہاز جن کے متعلق قوموں نے دعوے کئے تھے' خود انگلستان نے ایک ایسا جہاز بنایا تھا جس پہ دعویٰ کیا تھا کہ آج تک اس سے زیادہ کامل جہاز کبھی نہیں بنایا گیا' پہلے سفر میں ہی آئس برگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا کچھ بھی اس کا باقی نہ رہا۔ تو وہ ذات جو چھپی ہوئی ہو' اس کے منفی پہلو' اس کی ایسی طرف ظاہر ہونا جو اس سے ٹکرا دے تمہیں' جو اس کے ساتھ تصادم پیدا کر دے' نہایت ہولناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ یہ لاعلمی نہایت خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے اور فوائد چھپے ہوئے ہوں اور آپ کو علم

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو تو آپ ان سے استفادہ کر سکیں گے۔ تو ہمارے لئے منفی پہلو سے بھی اور مثبت سے بھی عالم الغیب پر غور ضروری ہے اور اس پہ جوں جوں آپ غور کرتے ہیں نئے نئے پردے اٹھتے ہیں غیب سے اور ان کے پیچھے اور غیب دکھائی دینے لگتا ہے کہ پیچھے بھی کچھ ہے' ایک لامتناہی سفر ہے۔

اب آپ دیکھ لیجئے کہ غیب کے تعلق میں جب تک ہم زندہ ہیں اور باشعور ہیں ہم سمجھتے ہیں سب کچھ دکھائی دے رہا ہے حالانکہ زمانہ بحیثیت زمانہ اکثر غیب میں ڈوبا ہوا ہے۔ شعور جب کچھ دیر کے لئے ابھرتا ہے ایک انسان کا تو اس کی زندگی کے ساتھ ایک عالم وجود میں آتا ہے جیسے مچھلی بعض دفعہ سانس لینے کے لئے ذرا سی اوپر اچھلتی ہے اور پھر ڈوب جاتی ہے۔ وہ چند لمحے جن میں گرمیوں میں خصوصاً جب پانی میں آکسیجن کی کمی ہو جائے تو مچھلیاں سطح پر ابھرتی ہیں اور منہ مار کر واپس چلی جاتی ہیں وہ چند لمحے اس کی زندگی کے ساتھ جو نسبت رکھتے ہیں اس سے بھی زیادہ نسبت ہمارے غیب کے شعور یا عالم وجود کے شعور کو عالم غیب سے ہے۔ ایک ذات ابھرتی ہے اور دراصل اس کے ساتھ ایک جہان ابھرتا ہے اور وہ چند لمحے جو اس نے شعور کے گزارے اس کو اردگرد کچھ دکھائی دیتا ہے اور اس لئے جہانوں کا نام عالمین رکھا گیا۔ عالم کا مطلب ہے جس کو معلوم کیا جائے' جس کا علم ہو۔ تو عالم کا وجود ہی علم سے تعلق رکھتا ہے اور عالم پردہ غیب سے اچھلتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے' اچھلتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ ہر آدمی کے پیدا ہونے کے ساتھ ایک عالم پیدا ہوتا ہے اور ہر آدمی کے مرجانے کے ساتھ ایک عالم مرجاتا ہے' ہر کیڑے کے مرجانے کے ساتھ ایک عالم مرجاتا ہے۔

(کلام الٰہی) نے ان مضامین کو مختلف جگہوں پر بہت ہی لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ آئے گی ورنہ (-) پڑھ کر آپ چپکے سے آگے گزر جائیں گے۔ جب حضرت آدم کے ایک بیٹے نے دوسرے بیٹے کو قتل کیا تو اس وقت (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ ہم نے یہ لکھ دیا ہے اب بنی اسرائیل پر کہ اس کے بعد یہ سلسلہ یوں سمجھا جائے گا کہ اگر کسی نے ایک شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے سب کو قتل کر دیا۔ اب یہ کیسے قتل کر دیا سب کو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ ایک کل عالم کا تصور لئے ہوئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اس طرح ہے۔ جب ایک مرتا ہے تو وہ عالم ساتھ مرتا ہے اور عالم وہ چیز ہے جو خدا نے پیدا کی ہے اور ہماری ذات کی خاطر' ہمارے شعور کی خاطر وہ آئینے ہیں جن کے رستے سے ہم خدا کو دیکھتے ہیں۔ تو بہت بڑا گناہ ہے کہ اللہ نے ایک بامقصد ایک منصوبے کے ساتھ ایک چیز کو پیدا فرمایا' اور ہر وجود کے ساتھ ایک عالم وابستہ ہے' اور اس عالم کو کوئی شخص مار دے تو ایک آدمی نہیں مرا خدا کے بہت سے جلوے جو دیکھے جا رہے تھے اب دکھائی نہیں دے رہے۔ اسی بات پر غور کرتے ہوئے بعض فلسفیوں نے یہ بھی کہا کہ دراصل علم ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اگر علم نہ ہو تو ہر چیز ختم ہے۔ وہ اس دلیل کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ دیکھ لو ہم سب جو انسان ہیں ہمارا ایک شعور ہے عالم کا۔ اگر ہم نہ ہوتے تو کوئی شعور باقی نہ رہتا' کوئی نہ رہتا۔ تو جیسا عالم تھا ویسا نہیں۔ اس کا ہونا اس کی حرکات' اس کی مختلف جہتوں سے آپس میں ٹکرانا' یا تعلقات قائم کرنا اور ان کے اثرات پیدا ہونا یہ ساری چیزیں وہ فلسفی کہتے ہیں کہ ہماری سوچ سے تعلق رکھتی ہیں اور ہم نہ ہوں تو کچھ بھی نہیں گویا کل عالم ختم ہو گیا۔ مگر کلام الٰہی اس مضمون کو (-) توڑ رہا ہے (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) تم ہو یا نہ ہو' ایک زاویے سے ایک رب ہے جس کا ہر عالم سے تعلق ہے تمہارے مٹنے سے عالم نہیں مٹ سکے گا۔ کیونکہ تمہارے مٹنے سے اگر کوئی عالم مٹتا ہے تو ایک بہت محدود عالم مٹتا ہے۔ ایک ایسا عالم مٹتا ہے جس کے ظاہری کچھ نقوش تمہارے ذہن میں ہیں اس سے زیادہ تمہیں کوئی علم نہیں اس عالم کے ساتھ جو بے انتہا غیب وابستہ ہیں ان کا تمہیں کوئی تصور نہیں ہے جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا ہے عالم کا تصور پھیلتا چلا جا رہا ہے اور جو تصور پھیلتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ ابھی ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوا اور عالم کا ایک لامتناہی طور پر زیادہ حصہ ہے جو ہماری نظر سے غائب ہے۔ تو رب العالمین نے یہ بتا دیا کہ واہمہ نہیں ہے عالم جو خدا نے پیدا کیا ہے اس کو کسی موت سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ جو اس کی کنہ کو جانتا ہے جو اس کے غیب کو جانتا ہے جو اس کے حاضر' اس کے شاہد کو جانتا ہے وہ خدا موجود ہے اور اسی کے تعلق سے وہ عالم قائم ہے تو تمہارے مرنے سے کیسے مٹ سکتا ہے مگر تم جب ایک دوسرے کو مارتے ہو تو انسانی سطح پر جو عالم ابھرتے ہیں وہ ایک ابھرے ہوئے عالم کو ڈبو دیتے ہیں اور چونکہ تم مالک نہیں ہو' رب نہیں ہو اس لئے جوابدہ ہو گے۔ تو درحقیقت یہ زندگی کے جتنے ادوار ہیں یہ سب نئے عالم لے کر آتے ہیں۔ ایک آج کی نسل کو اگر آپ سو سال دے لیں جیسا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ آج سے سو سال تک کوئی بھی وہ نہیں رہے گا جو آج یہاں ہے' سب فنا ہو جائیں گے۔ یعنی اس میں ایک یہ بھی پیش گوئی تھی کہ جو بچہ آج پیدا ہو گا وہ سو سال سے زیادہ عمر نہیں پائے گا۔ جو اس سے پہلے تھے وہ پا سکتے تھے چنانچہ بعض صحابہؓ کی عمر سو سے اوپر ہوئی لیکن اس فرمان سے پہلے پیدا ہو چکے تھے۔ اب سو سال میں ایک پورا عالم بدل گیا یعنی عالم ایسا بدلا کہ تمام جو عالم سمجھنے والے تھے ہر ایک کی سوچ میں ایک عالم تھا اس سب کا مجموعہ بدل گیا۔ عالم کے سمندر کا قطرہ قطرہ بدل گیا اور اس کے باوجود عالم اپنی جگہ پر قائم تھا لیکن اس کی سوچ بدل گئی' اس کی کیفیات بدل گئیں اور ان میں پھر ایسے بھی لوگ تھے جو باشعور تھے جو اللہ سے تعلق رکھتے تھے ان کی سوچوں میں عالم کا کچھ اور ہی مطلب تھا' کچھ دہریہ اور دنیادار اور بگڑے ہوئے اہل کتاب بھی تھے جن کے ہاں عالم کی کوئی اور تصویر تھی تو حقیقت میں ہر زمانے کا انسان ایک عالم کی سوچ لے کر پیدا ہوتا ہے' ایک عالم کی سوچ لے کر مر جاتا ہے اور وہ خود غیب سے آتا ہے اور غیب میں داخل ہو جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جس کا آغاز غیب ہو' جس کا انجام غیب ہو' وہ غیب پر غور ہی نہ کرے؟ آخر آیا کہاں سے اور کیوں آیا ہے اور کدھر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کہ جس غیب سے تم ابھرے ہو وہ عدم نہیں تھا بلکہ اس سے پہلے اللہ موجود تھا اور اللہ کی قدرت سے تم وجود میں آئے ہو اس کی طاقتیں لے کر اس کے امر کے ساتھ' جتنی تمہیں عطا کی گئیں ان کو لے کر آئے ہو لیکن پھر آگے جوابدہی ہے اور تم نے واپس اسی غیب میں ڈوبنا ہے جس غیب سے ابھرے ہو اور وہاں بھی وہی خدا موجود ہو گا۔ تو تم وقتی طور پر غیب سے شاہد کی دنیا میں ابھرتے ہو لیکن پھر تم نے غیب کی دنیا میں ڈوب جانا ہے اور وہاں رحمان خدا بحیثیت رحیم تمہارا منتظر ہو گا۔ اب جو جوابدہی ہے وہ دراصل رحیم کے سامنے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں جو فرمایا ہے "عالم الغیب والشھادۃ" ساتھ فرمایا (-) وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

رحمان کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جہاں جہاں قلم اٹھایا ہے یا لب کشائی فرمائی وہاں اس مضمون پر زور دیا کہ رحمان وہ ذات ہے جو درحقیقت بن مانگے دینے والی یعنی عدم سے اس طرح پیدا کرنے والی کہ اس کا مطالبہ کرنے والا ابھی تھا ہی کچھ نہیں اور کامل طور پر غیب پر رحمان کی حکمرانی ہے۔ غیب سے جو رونما ہوتا ہے وہ غیب کے سہارے سے اس کے امر سے رونما ہوتا ہے۔ رحمان کے سہارے اور رحمان کے امر سے رونما ہوتا ہے۔ اس کے بعد رحمانیت ایک اور رنگ میں پھر ساتھ رہتی ہے اور وہ حاضر کی دنیا میں رحیمیت بن جاتی ہے۔ رحمان تو وہ جس نے سب کچھ دے دیا اس کے بعد حاضر دنیا میں اس کے اور بھی معنے ہیں میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اس تعلق میں یہ سمجھیں کہ غیب ہے جہاں سے آپ ابھرے۔ آپ نے کب مطالبہ کیا تھا کہ اے خدا مجھے پیدا کر' اور اے خدا میری یہ یہ ضرورتیں ہیں یہ پیدا کرنا اور جب میں اور میری جنس ترقی کر جائیں تو اس زمانے کی ضرورتیں بھی ہمیں مہیا ہونی شروع ہو جائیں جب تک ہماری عقل تیل کا استعمال نہ جانتی ہو تیل بے شک نظروں سے اوجھل رہے۔ جب ایسی مشینیں سوچنے کی طاقت پیدا ہو جائے اور بنانے کی طاقت پیدا ہو جائے جو تیل کے بغیر چل ہی نہیں سکتیں تو پھر ہمیں تیل بھی عطا کر دینا اور پھر اے خدا جب یہ خطرہ ہو کہ تیل ختم ہونے والا ہو گیا ہے اور انسانی سوچ ایسی مشینیں بھی ایجاد کر لے یا ان کی صلاحیت رکھتی ہو کہ اٹامک انرجی سے فائدہ اٹھا سکے تو پھر اس پر ایٹم کے راز روشن کرنا اور وہ دھاتیں مہیا کرنا جو ایٹم کی انرجی کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور زمین ان بھاری دھاتوں کو پھر اچھال دے اس کے لئے' کیا یہ سب مطالبے آپ میں سے کسی نے کئے تھے؟ ہم میں سے کسی نے کئے ہیں؟ جو ہے ہی نہیں وہ غیب میں کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ تو ایسا غیب ہے کہ اپنے باپ کی شادی سے پہلے وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں تھا تو کہاں تھا؟ کیا تھا میرا؟ تو کائنات میں زمین کے پیدا ہونے سے پہلے وہ کیا سوچ سکتا تھا؟ کیا مانگ سکتا تھا لیکن رحمان خدا ہے جس کی غیب پر کامل راج دہانی ہے۔ اس پہلو سے بھی اس کا توحید سے بڑا گہرا تعلق ہے اول تو یہ کہ ظاہر کی عبادت نہیں کرنی۔ اصل غیب ہے غیب کی عبادت کرو گے تو پھر تمہیں حقیقت میں توحید کے معنے سمجھ آئیں گے۔ غیب میں جو ہے اس کی عبادت کرو۔ اور خدا کی ذات کی شناخت کوئی انسان خود کر ہی نہیں سکتا مگر جو عرفان اس نے ہمیں بخشا ہے اس سے یہ بات تو قطعی طور پر ثابت ہے کہ خدا کی ذات کا عرفان جتنا عطا بھی کیا گیا ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں سمجھتے جن کو عطا کیا گیا ہے اور اکثر غیب ہی غیب ہے۔ تو ذات کا سفر کرنا ہو تو غیب کو اہمیت ہے اور غیب میں ڈوبنے اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر دوسرے پہلوؤں سے اپنے آغاز اور اپنے انجام کی بات سوچیں تب غیب پر غور کرنے کی ضرورت ہے اس کے بغیر آپ کو درحقیقت غیب کی سمجھ نہیں آئے گی۔ اور جب صفت رحمانیت کے ساتھ غیب کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق سوچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ عالم غیب پر اس کی بلا شرکت غیرے راج دہانی ہے۔ کوئی اور نہیں ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو۔ اس کے سوا کوئی اور نہیں جو غیب میں کچھ عطا فرما سکتا ہو' کچھ پیدا کر سکتا ہو۔ ہر پہلو سے غیب کا مضمون آپ کو لامتناہی جہانوں میں لے چلتا ہے جس پر غور کریں تو عجیب وغریب' نئے سے نئے مطالب آپ کے سامنے پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مختصر اتنا سردست میں یہ بات کہہ کر رحیمیت سے اب اس کا تعلق جوڑتا ہوں۔

رحیمیت کا مطلب ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو بہت ہی لطیف معنے اور بار بار کئے ہیں اتنے کہ ذہن میں خود بیوست ہو جائیں وہ یہ ہیں کہ وہ جو اعمال کی جزاء مترتب کرنے والا ہے۔ آپ نے رحمان خدا سے جو کچھ پایا اس کا حساب دینا ہوگا اور اگر اس کو استعمال کرکے آپ رحمان خدا کے قریب ہوتے ہیں تو ہر اس قدم کی جو خدا کی اس سمت میں' رحمان کی طرف اٹھتا ہے اس کی جزاء رحیمیت دیتی ہے۔ اب ایک نئی عطا ہے۔ یہ رحمانیت سے فائدہ اٹھانا زیادہ سے زیادہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اللہ آپ کو شکر گزاروں میں لکھ لے کہ ہاں تم نے کچھ شکر گزاری کا حق ادا کیا' پتہ کر لیا کہ ہاں کوئی تھا دینے والا جو تمہارے مانگے بغیر تمہیں وہ کچھ عطا کر گیا ہے کہ تمہاری ساری نسلیں بھی اس کو استعمال کرتی رہیں اور آئندہ ظاہر ہونے والی چیزوں سے فائدہ اٹھاتی رہیں تب بھی وہ رحمانیت نے جو خزانے بھر دئے ہیں ان کو ختم نہیں کر سکتیں' یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ جزاء کہاں سے آگئی اس میں۔ اس میں تو کوئی جزاء والی بات نہیں ہے۔ آپ کسی کو کوئی کھانا تحفتہ "دیں مرغ کا روسٹ دیں تو کہیں ہاں میں نے پہچان لیا ہے مرغا ہے یہ۔ تو آپ کہیں (اللہ تمہیں جزا دے) تم نے کمال کر دی ہے خوب پہچانا' یہ تو نہیں ہو سکتا۔ مگر جو رحمان سے تعلق جوڑتا ہے بعض دفعہ ایک سادہ آدمی کی اس بات پر بھی خوش ہو کے اس کو جزاء دیتا ہے کہ اچھا تم نے کمال کر دیا واقعتہ "میں تمہیں ایک اور بھی چیز دیتا ہوں انسانوں میں تو شاذ کے طور پر یہ صفت دکھائی دے گی مگر رحیمیت ہر بار ہم سے یہی سلوک کرتی ہے۔ آپ رحمانیت کو پہچانیں اور اس کے حقوق ادا کرنے کی اس طرح کوشش کریں کہ جو کچھ خدا نے بن مانگے آپ کو دیا ہے اس سے لذت یاب ہوتے وقت اس کو یاد کر لیا کریں تو ہر قدم پر رحیمیت جزاء لے کر آپ کے ساتھ کھڑی ہوگی اور اگر آپ نہیں پہچانیں گے تو سزا آپ کے اس فعل سے از خود ظاہر ہوگی کیوں کہ اپنی بھلائی کو جو نہ جانتا ہو وہ اس سے محروم رہ جاتا ہے۔ بے انتہا خزائن ہیں جو پردہ غیب میں ہیں' جو رحمانیت کے تعلق میں ہمارے لئے اس صورت میں موجود ہیں کہ ہم اگر ہاتھ بڑھائیں اور اللہ توفیق دے تو وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ انسانی تاریخ بتا رہی ہے جب بھی انسان نے ضرورت کے وقت ان سمتوں میں ہاتھ بڑھایا جہاں خدا نے خزانے رکھے تھے تو وہاں اس کی رسائی ہوئی۔ تقدیر الٰہی کو اذن الٰہی کو دخل تو ہے اور آخری فیصلہ وہی کرتی ہے لیکن بڑھانے والا ہاتھ بھی ضرور بڑھنا چاہئے اس کے بغیر خدا تعالیٰ رحیمیت کا جلوہ نہیں دکھاتا۔ رحمانیت کا جلوہ تو اس کے بغیر بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اب ہمیں ہر لمحہ رحمانیت کی ان معنوں میں ضرورت ہے کہ آکسیجن خدا نے فضا میں رکھ دی ہے اور متناسب مقدار میں رکھی ہے اگر زیادہ ہوتی تو ہمیں ہلاک کر دیتی۔ وہ آکسیجن سوچے بغیر ہر وقت استعمال کر رہے ہیں ہاتھ بڑھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور بعض ہاتھ طبعی تقاضوں پر بڑھتے ہیں سوچوں سے کوئی تعلق نہیں۔ پیاسے کا ہاتھ پانی کی طرف بڑھے گا' بکری کا منہ بھوکی ہو تو گھاس کی طرف جائے گا' بچے کا منہ ماں کے دودھ کی طرف اٹھتا ہے اور جانوروں کے بچوں کا بھی یہ حال ہے۔ تو سارے رحمانیت کے تقاضے ہیں جن میں سوچوں کا کوئی دخل نہیں۔ مگر جب انسان کی سطح پر پہنچ کر رحمانیت سے باشعور تعلق قائم ہوتا ہے اور ایک سوچ بنتی ہے اور اس کے نتیجے میں تقاضے پیدا ہوتے ہیں پھر رحمانیت وہ جلوہ دکھاتی ہے جو حاضر جلوہ ہے' یہ شہادت کا جلوہ ہے۔ عالم شہادۃ میں ہر انسان روزانہ یہ استطاعت رکھتا ہے' خدا کی دی ہوئی استطاعت کے ساتھ ظاہر بات ہے' یہ استطاعت رکھتا ہے کہ جب بھی کوئی کام ایسا کرے جو رحمانیت سے متصادم نہ ہو تو ضرور رحیمیت کا جلوہ دیکھے۔ اور جس طرح رحمانیت کافر اور مومن میں فرق نہیں کرتی اس پہلو سے رحیمیت بھی کافر اور مومن میں فرق نہیں کرتی کیوں کہ رحمانیت ہی کی ایک صورت ہے رحیمیت جو عالم شہادۃ سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اب آپ یہ مغربی دنیا کے سائنس دانوں کو دیکھیں انہوں نے کیا کیا ہے' کون سا نیا تیر چلایا ہے۔ جو کچھ کیا ہے صرف یہ ہے کہ اللہ کی رحمانیت کے جلووں کو جہاں جہاں پہچانا وہاں پیروی کی ان کی اور ان تقاضوں کو پورا کیا جو وہ جلوے تقاضے کرتے تھے۔

ایک بچے نے بھاپ کے ذریعے ڈھکنے کو اٹھتے ہوئے دیکھا اب عام آدمی سوچے گا کہ اس میں کون سی رحمانیت ہے لیکن بھاپ میں جو طاقتیں پوشیدہ تھیں ان تک اس وقت تک انسان کی نظر نہیں تھی۔ بھاپ اٹھتی تھی ہر جگہ ہے کبھی دھند بن کر اٹھ رہی ہے' کبھی چیزیں گرم ہو رہی ہیں' پانی ابل رہے ہیں اور بھاپ اٹھ رہی ہے۔ کسی کو کیا پتہ تھا کہ رحمان خدا وہ ہے جس نے ہر چیز کے اندر اس کے غیب میں خزانے رکھے ہوئے ہیں اور یہ غیب پر ایمان ہو تو ان خزانوں کی تلاش زیادہ باشعور طور پر ہوگی لیکن اگر تلاش نہ بھی ہو' غیب پر ایمان نہ بھی ہو' تو وہ آنکھیں جو دیکھتی ہیں اور سچائی کے ساتھ جو دیکھتی ہیں اس کی پیروی کرتی ہیں' رحیمیت ان کو محروم نہیں رکھتی۔ پس اس بچے کو خیال آیا کہ چلو اس کو بند کرتے ہیں یہ بھاپ جو اٹھ رہی ہے تو اس کا ڈھکنا زور سے بند کریں اس نے وہ کپڑا اوپر ڈال رکھ کے کچھ تاکہ ہاتھ نہ جلے دبایا لیکن وہ زور سے پھر باہر نکل گئی۔ پھر اس نے کہا اچھا اتنی طاقت ور ہے میں اس کے اوپر بیٹھتا ہوں تو کپڑا وغیرہ رکھ کر اوپر بیٹھا تو کچھ دیر کے بعد اس کو اچھال اچھال کر بھاپ پھر بھی نکلنے لگ گئی۔ اس نے اور پتھر رکھ دیئے' جو کچھ اس کا بس چلا اس نے کر دیکھا مگر وہ بھاپ نکلنا بند نہ ہوئی اس پر اس کو انجن کا خیال آیا اور پھر سائنس دانوں نے اس علم سے کہ بھاپ میں تو بہت طاقتیں پوشیدہ تھیں اس کا استعمال کرنا شروع کیا اور ریلوے انجن اسی سے ایجاد ہوا۔ اب آپ دیکھیں ایک لمبے عرصے تک اسی بناء پر کہ خدا کی رحمانیت کو پہچانا اور اس کے عقلی تقاضے پورے کئے رحیمیت نے ساتھ دیا اور نہیں چھوڑ رہی۔ ہر انجن جو روزانہ روانہ ہوتا ہے کہیں سے' اس کا ہر لمحہ جو چھک چھک' چھک چھک بھاپ کی آواز آ رہی ہوتی ہے رحیمیت کے گیت گا رہا ہوتا ہے۔ اور رحیمیت میں یہ دائمی ساتھ کے معنے پائے جاتے ہیں' وفا کے معنے پائے جاتے ہیں' ایک چیز ایسی آئے جو ساتھ لگ جائے اور پھر چھوڑے نہیں۔ چنانچہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پر بہت ہی پیارے انداز میں مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے اور خلاصہ یہی کہ رحیمیت دراصل وہ عالم شہادہ میں رحمانیت کی جلوہ گری کا ایک انداز ہے۔ ہے رحمانیت ہی مگر وہ جو آپ کی کچھ کوشش' آپ کی نیت' آپ کے کچھ عمل سے تعلق باندھ دیتی ہے اور یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ضرور جزاء دینی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گرمی کو آگ کو دیکھا اس کی طاقت کو بھی محسوس کیا۔ بھاپ کو دیکھا' اس کی طاقت کو کسی حد تک محسوس کیا لیکن غلط استعمال کی باتیں سوچیں انہوں نے گھر پھونکے' بچوں کو ابلتے ہوئے پانیوں سے جلا دیا' انبیاء کو آگ میں ڈالنے کی کوشش کی اور یہاں انہوں نے رحیمیت سے یا رحمانیت سے اس طرح ٹکر لی کہ اس کی غلط طرف آگئے اور وہی آگ ہے جو پھر ان کو بھسم کر گئی۔ وہی ابلتے ہوئے پانی تھے جو ان کی چھاتیوں میں چھالے ڈال گئے اور اس طرح رحیمیت نے منفی اثر بھی دکھایا اور جزاء اور سزا کا ایک مضمون مترتب ہوا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "عالم الغیب والشھادۃ" وہ غیب کا بھی عالم ہے اور شہادہ کا بھی عالم ہے اور یاد رکھو تم غیب سے ابھرے تھے اور شہادہ میں آگئے ہو۔ (-) وہ رحمان بھی ہے جس نے تمہیں غیب سے اچھال کر عالم شہادہ میں ڈال دیا' نکال دیا اور عالم شہادہ میں تمہیں جس طرح ستارے اچھالتے ہیں تمہیں اچھال دیا اور پھر یاد رکھنا وہ رحیم ہے اور رحیمیت کا مضمون آگے جاری رہے گا یہاں ختم نہیں ہو جائے گا۔ پھر جب تم عالم غیب میں جاؤ گے تو پھر ایک رحیم خدا تمہارا حساب لینے والا وہاں کھڑا ہوگا اور اس کو (جزا سزا کا مالک) فرمایا ہے۔ تو غیب سے نکلے ہو اور غیب میں پھر اچھال دیئے جاؤ گے اور اس میں غرق ہو کر ہمیشہ کے لئے خود غائب نہیں ہو سکتے۔ جس کو خدا نے غیب سے اٹھا دیا ہے وہ اپنے مقاصد کو پورا کئے بغیر کبھی غائب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ خدا اسے غائب ہونے دے گا یہاں تک کہ رحیمیت اس کے ساتھ ساتھ چلے گی۔ رحیمیت سے تعلق ٹوٹے گا تو سزا پائے گا' رحیمیت سے تعلق قائم رکھے گا تو جزاء پائے گا۔ اور (جزا سزا کا مالک) ایک ایک ذرے کا حساب دینے والا موجود ہوگا اور وہاں سے پھر ایک نیا عالم غیب شروع ہو جاتا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس عالم کے متعلق فرمایا کہ کوئی آنکھ نہیں ہے جس نے دیکھا ہو' کوئی کان نہیں جس نے سنا ہو ایک اور عالم غیب بن گیا پھر۔ تو ایک غیب سے اچھالے گئے ایک شہادہ میں داخل ہوئے کچھ' شہادہ سے اچھالے گئے غیب میں ڈوبے اور ایک شہادہ میں داخل ہوں گے جو اس وقت پردہ غیب میں ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنے سے انسان کو اپنی کنہ' اپنی وجہ پیدائش کا علم ہوتا ہے' اپنی زندگی کے مقاصد کا علم ہوتا ہے اور تعلق باللہ کا مضمون روشن ہوتا ہے آپ دس کروڑ دفعہ بھی پڑھیں عالم الغیب والشھادۃ اگر غور نہیں کرتے تو اس ذکر کو حقیقت میں ذکر نہیں کہا جا سکتا۔ ذکر وہ ہے جو تبدیلیاں پیدا کرتا ہے انسان کے اندر۔ (-) ایسا ذکر' ایسی تلاوت جس سے انسان کے جسم پہ لرزہ طاری ہو جائے' یہ ذکر خالی زبان سے وہ اثر دکھا ہی نہیں سکتا۔

پس صفات باری تعالیٰ پر غور کرنا اور کرتے رہنا ہمارے لئے بے انتہا ضروری ہے اور اس غور کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا در حقیقت ہم اپنی جنت بنا رہے ہوں گے۔ کیونکہ مرنے کے بعد جس عالم غیب کی میں نے بات کی ہے اس عالم غیب میں خدا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ ہر

خلافت لائبریری ربوہ

غیراللہ وہاں سے باہر ہے۔ جنت میں شیطان کو جو داخل ہونے کی اجازت نہیں یا کسی غیراللہ کو اجازت نہیں اس کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ دراصل جنت خدا کے وجود ہی سے بنتی ہے۔ اگر غیر اللہ کا وجود داخل ہو تو باقی جنت کو بھی وہ جہنم بنادے گا۔ اگر خدا کے سوا کوئی اور تصور پیدا ہو تو ساری کائنات میں فساد برپا ہو جائے گا۔ یہ وہی مضمون ہے جو دراصل جنت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ پس آپ نے اپنی جنت خود بنانی ہے اور یہ جنت اللہ کے اسماء سے بنے گی اور اسماء الٰہی پر غور کے نتیجے میں آپ کے اندر جو روحانی تبدیلیاں پیدا ہوں گی اور بعض اوقات ایسا ہو گا جیسے زلزلہ طاری ہو گیا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ذکر کہلاتی ہیں اور یہی وہ ذکر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے) عبادت تو لازم ہے جو عبادت کرے گا اگر وہ تقاضے ظاہری پورے کرتا ہے تو اس کی عبادت ہو گئی لیکن بظاہر تو یوں لگتا ہے کہ عبادت سب سے افضل ہے یعنی ظاہری عبادت (-) اور اللہ فرما رہا ہے (اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے) اللہ کا ذکر جس کے لئے کسی خاص طرز کی ضرورت نہیں ہے یعنی فرض کے علاوہ ہے وہ ذکر جو مستقل جاری ہے اور عبادت میں بھی جب تک ذکر داخل نہ ہو عبادت زندہ نہیں ہو سکتی۔ تو (-) مطلب یہ ہے کہ اصل سب کچھ، جو کچھ بھی ہے وہ ذکر میں ہے جیسے اللہ اکبر ہم کہتے ہیں تو استعمال تو کرتے ہیں ذرا ہیجان پیدا کرنے کے لئے نعرہ بازی کے شوق میں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ اکبر اور ذکر اللہ اکبر دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اس کی کبریائی کو سمجھنے کے لئے اس کی صفات پر غور ضروری ہے اور جوں جوں ان صفات پر غور میں آپ آگے بڑھتے ہیں آپ کے اندر سے ایک خدا کے وجود کا تصور ابھرتا ہے اور آپ کا خدا اتنا ہی ہے کسی کا کم خدا ہے کسی کا زیادہ ہے اور بظاہر سب کا ہے۔ تو یہ جو خدا کی صفات میں یہ مضمون ہوتا ہے کہ (-) میں قریب بھی ہوں اور پھر یہ کہ میں سب سے زیادہ دور بھی ہوں، اتنا بلند تر ہوں کہ وہاں تک کسی کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے، دکھائی بھی نہیں دیتا۔ (کلام الٰہی) ایسی کتاب ہے جو کتاب مبین ہے، کھلی کھلی ہے اور ایسی کتاب ہے جو "مکنون" ہے، جو چھپی ہوئی ہے، اس تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ تو سارے مضامین بیچ دراصل تضادات نہیں ہیں بلکہ مختلف پہلو ہیں۔

پس خدا تعالیٰ ایک شخص کے لئے ایک چیز، ایک وجود کے طور پر اس سے تعلق جوڑتا ہے مگر اتنا ہی جوڑتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔ اور جس صفت میں آپ اپنا تعلق بڑھائیں گے اس صفت کے اعتبار سے خدا آپ پر مزید روشن ہوتا چلا جائے گا اور بلند تر اور بڑا ہوتا چلا جائے گا عظیم تر ہوتا چلا جائے گا۔ پھر ایک اور صفت پر آپ غور کریں تو اسی پہلو سے خدا تعالیٰ نئے جلووں کے ساتھ آپ کو پھیلتا ہوا اور عظمتیں اختیار کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ اتنا ہی ہے جو ہے وہ، جس کی کنہ کو ہم نہیں جانتے مگر ہر انسان کے لئے اتنا ہو جاتا ہے جتنا اس میں طاقت ہے جتنا اس میں استطاعت ہے۔ تو ہر انسان کا ظاہری عالم بھی الگ ہے اور الٰہی عالم بھی الگ الگ بنتا ہے ایک خدا ہوتے ہوئے بھی درحقیقت وہ ہر انسان کے ایک الگ خدا کے طور پر ظاہر ہو رہا ہے لیکن ہے ایک ہی۔ تو یہ کوئی فلسفی کی باتیں نہیں ہیں یہ وہ حقائق ہیں جن کو (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا (-) عالم الغیب پر ایمان لانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے انسان کو اپنے مستقبل پر اپنی کوششوں پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

اگر انسان کو پتہ ہو کہ جو کچھ میرے سامنے ہے بس وہی کچھ ہے تو مزید کی جستجو کے لئے توجہ ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ جن کو آپ بظاہر بے ایمان سمجھتے ہیں ان کو اگر اس میں فائدہ پہنچا ہے تو لاشعوری طور پر یہ عالم الغیب بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ یقین ہو چکا ہے کہ غیب میں بہت کچھ ہے اور اتنے سے خدا کو جان کر جو عالم الغیب ہے اس کے ایک حصے سے متعارف ہو کر انہوں نے اتنے خزانے پالئے ہیں کہ وہ لامتناہی نظر آتے ہیں، ساری دنیا پر حکومت کر گئے ہیں۔ تمام دنیا کی دولتیں سمیٹ چکے ہیں۔

اور اس مضمون کو (کلام الٰہی) انہی معنوں میں بیان فرما رہا ہے کہ غیب کا علم دراصل خزائن کا علم ہے تو اس غیب کے علم کو کوئی معمولی بات نہ سمجھو۔ اب آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا (-) تو ان سے کہہ دے کہ ذاتی طور پر تو میں اپنے لئے نہ کوئی ذرہ بھر بھی فائدے کا سامان رکھتا ہوں نہ نقصان کی طاقت رکھتا ہوں مگر وہی جتنا خدا مجھے عطا فرماتا ہے اور (-) اگر میں غیب کا علم رکھتا تو بے شمار دولت اکٹھی کر سکتا تھا۔ اب غیب کا دولت اور خزانے سے کیا تعلق ہے۔ یہ ایک مضمون ہے جس کے متعلق اب تو وقت نہیں مگر آئندہ پھر (اللہ نے چاہا تو) جب میں شروع کروں گا تو زیادہ نسبتاً تفصیل سے بتاؤں گا۔

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) تو کہہ دے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں (-) اور میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا۔ تو حقیقت میں غیب کا علم اور خزائن ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور مغربی دنیا کے سائنس دانوں نے جتنی جستجو کی ہے، غیب میں کی ہے۔ اور جتنا وہ غیب زیادہ گہرا تھا اتنا ہی ان کی جستجو نے ان کے لئے زیادہ فوائد مہیا کر دیئے ہیں۔ ایک چیز کا دنیا میں کسی کو علم نہ ہو اب گنجے پن کا علاج ہے یہ غیب میں ہے۔ اگر آپ کو کامل یقین ہو کہ خدا کے ہاں ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور گنجے پن کا ضرور علاج ہے اور آپ غیب میں جستجو کریں مگر اس کے قوانین کے تابع جتنا بڑا غیب ہے اتنا ہی اس کو دریافت کرنے والا کھوجی زیادہ امیر ہو جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ بے انتہا احتیاطیں برتی جاتی ہیں انڈسٹریل Secret کے لئے۔ ان کے سائنس دان غیب کی خبر معلوم کرتے ہیں اور اس کو خوب چھپا کے رکھتے ہیں، ان کو پتہ ہے دولت ہی دولت ہے۔ یہ راز پتہ لگ گیا باقیوں کو تو وہ سارے حصہ پا جائیں گے۔ تو غیب کا علم ہی خزائن کا علم ہے۔ اس بات سے محرومی آپ کو خزائن سے محروم رکھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرنا کوئی صوفیانہ، کوئی ذہنی چسکے نہیں ہیں، یہ زندگی کی اشد ترین ضرورت ہے۔ روحانی بقاء اس کے بغیر حقیقت میں ممکن ہی نہیں ہے اگر ہے تو معمولی سی زندگی ہے۔ ساری زندگی کی منازل اوپر پڑی ہوئی ہیں۔ پس اس پہلو سے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ساری عمر تو اب صرف اس طرز پر بیان نہیں ہو سکتی بات۔ لیکن جو بھی بات بیان ہو گی آئندہ کسی اور حوالے سے بھی (اللہ نے چاہا تو) اس میں دراصل صفات الٰہی کی جھلکیوں کے بغیر جان ہی نہیں پڑ سکتی۔ خلاصہ زندگی کا اور روحانی زندگی کا صفات الٰہی ہیں۔ پس باقی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبے میں خدا نے جو توفیق عطا فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے کلام الٰہی میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا متغیر ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ انسان متغیر ہے۔ اسی لئے اس کے مناسب حال خدا اس کے لئے تبدیلیاں کرتا ہے۔ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو صرف اس کو خون سے غذا ملتی ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو ایک مدت تک صرف دودھ پیتا ہے۔ اور پھر بعد اس کے اناج کھاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ تینوں سامان اس کے لئے وقتاً فوقتاً پیدا کر دیتا ہے۔ پیٹ میں ہونے کی حالت میں پیٹ کے فرشتوں کو جو اندرونی ذرات ہیں حکم کر دیتا ہے کہ اس کی غذا کے لئے خون بناویں۔ اور پھر جب بچہ ہوتا ہے تو اس حکم کو منسوخ کر دیتا ہے تو پھر پستان کے فرشتوں کو جو اس کے ذرات ہیں حکم کرتا ہے کہ اس کے لئے دودھ بناویں۔ اور جب وہ دودھ سے پرورش پا چکتا ہے تو اس حکم کو بھی منسوخ کر دیتا ہے۔ تو پھر زمین کے فرشتوں کو جو اس کے ذرات ہیں حکم کرتا ہے کہ اس کے لئے آخیر مدت تک اناج اور پانی پیدا کرتے رہیں۔ پس ہم مانتے ہیں کہ ایسے تغیر خدا کے احکام میں ہیں....... خدا نے تو کلام الٰہی میں یہ سکھایا ہے کہ یہ طبعی سلسلہ خود بخود نہیں بلکہ ان چیزوں کے تمام ذرات خدا کی آواز سنتے ہیں اور اس کے فرشتے ہیں۔ یعنی اس کی طرف سے ایک کام کے لئے مقرر شدہ ہیں۔ پس وہ کام اس کی مرضی کے موافق وہ کرتے رہتے ہیں۔ سونے کے ذرات سونا بناتے رہتے ہیں۔ اور چاندی کے ذرات چاندی بناتے رہتے ہیں۔ اور موتی کے ذرات موتی بناتے ہیں۔ اور انسانی وجود کے ذرات ماؤں کے پیٹ میں انسانی بچہ تیار کرتے ہیں۔ اور یہ ذرات خود بخود کچھ بھی کام نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کی آواز سنتے ہیں۔ اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اس لئے وہ اس کے فرشتے کہلاتے ہیں۔ اور کئی قسم کے فرشتے ہوتے ہیں۔ یہ تو زمین کے فرشتے ہیں۔ مگر آسمان کے فرشتے آسمان سے اپنا اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ سورج کی گرمی بھی خدا کا ایک فرشتہ ہے۔ جو پھلوں کو پکاتا اور دوسرے کام کرتا ہے اور ہوائیں بھی خدا کے فرشتے ہیں جو بادلوں کو اٹھا کرتے اور کھیتوں کو مختلف اثر اپنے پہنچاتے ہیں اور پھر ان کے اوپر اور بھی فرشتے ہیں۔ جو ان میں تاثیر ڈالتے ہیں۔ علوم طبعی اس بات کے گواہ ہیں کہ فرشتوں کا وجود ضروری ہے۔ اور ان فرشتوں کو ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔ ورنہ نکمی شے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر ربانی کی پیشکش

اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے افغانستان محمود مستیری ایک عرصے سے افغانستان میں امن بحال کرنے کے لئے کسی قابل قبول فارمولے کی تلاش میں ہیں- وہ گزشتہ چند سال سے بار بار افغان لیڈروں اور پاکستان و ایران کی حکومتوں سے بات چیت کررہے ہیں-

حال ہی میں انہوں نے اتحاد اسلامی کے سربراہ پروفیسر عبدالرسول سیاف سے دو گھنٹے طویل ملاقات کی- مسٹر سیاف اس ملاقات میں افغان حکومت کی نمائندگی کررہے تھے- انہوں نے صدر ربانی کی اس پیشکش کو دوہرایا کہ وہ اقتدار منتقل کرنے کو تیار ہیں- مگر اس کے لئے اسلامی طریق کار اپنایا جائے- پروفیسر سیاف نے کہا کہ اس کی ابتداء کے طور پر طالبان کو چاہئے کہ وہ خونریزی بند کردیں اور مذاکرات کی راہ اختیار کریں- انہوں نے ہمسایہ ممالک پر الزام لگایا کہ وہ افغانستان میں نسلی تنازعات کو ہوا دے رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ مولوی یونس خالص کو اقوام متحدہ کے فارمولے کے مطابق نگران وزیر اعظم نامزد کیا گیا ہے اور ان کی نامزدگی کی کسی بھی گروپ نے مخالفت نہیں کی- اس لئے ان کو آگے بڑھنا چاہئے اور امن کی تلاش میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے-

صدر ربانی کی حکومت کی طرف سے بار بار یہ اعلان کرنا کہ وہ جنگ بندی چاہتی ہے اور طالبان پر ان کا یہ اصرار کہ وہ جنگ بندی کردیں بتاتا ہے کہ جنگ میں ربانی انتظامیہ کی کارکردگی کمزور ہے- ماہ رمضان کے آغاز میں صدر ربانی نے یکطرفہ جنگ بندی کی پیشکش کی تھی اور جب طالبان نے اسے قبول نہ کیا تو بھی انہوں نے اپنی پیشکش پر اصرار جاری رکھا اور کہا کہ ان کی طرف سے کوئی جنگی کارروائی نہ ہوگی تاہم وہ طالبان کے حملوں کا جواب دینے پر مجبور ہوں گے-

1979ء میں افغانستان میں روسی فوج داخل ہوئی اور دس گیارہ سال کے بعد 1989ء میں صدر گورباچوف کی ہدایت کی سابق سوویت یونین کی افواج نے ملک چھوڑ دیا- حالانکہ کسی کو یقین نہیں تھا کہ روسی فوج افغانستان کو چھوڑ جائے گی- خیال تھا کہ اب افغانستان میں امن ہو جائے گا- مگر ہوا یہ کہ سوویت یونین کی افواج کے خلاف کارروائیاں کرنے والے افغان گروپ باہم آپس میں الجھ پڑے- اور آج 6-7 سال گزرنے کے باوجود یہاں پر امن قائم ہونا تو درکنار حالات پہلے سے بھی بگڑ گئے ہیں- افغانستان اقتصادی طور پر تباہی کا شکار ہو چکا ہے- ملک میں بیواؤں اور یتیموں کی کثرت ہے کھانے پینے کی اشیاء نایاب ہیں- ایک ڈالر جو جنگ سے پہلے 25-30 روپے کا ملتا تھا اب سات ہزار افغانی سے زائد پر ملتا ہے- ملک کے مختلف حصے مختلف افغان گروپوں کے قبضے میں ہیں- اور یوں لگتا ہے کہ ملک کی یہ غیر اعلان شدہ تقسیم شاید مستقل تقسیم میں بدل جائے- بعض لوگ اسی خیال سے یہ کہتے ہیں کہ افغانستان کو تقسیم کردیا جائے تاکہ ہر گروپ اپنی اپنی جگہ پر آزاد ہو اور باہمی آمدورفت کے راستے کھل جائیں-

پاکستان اور ایران کی تشویش یہ ہے کہ ایشیا کے باقی ممالک وسط ایشیا کی نو آزاد ریاستوں سے رابطے میں افغانستان حائل ہے- یہاں امن نہ ہونے کی وجہ سے دونوں حصوں کی تجارت ناممکن ہو کر رہ گئی ہے جس کی وجہ سے مشرقی بعید اور بھارت و پاکستان کے ممالک کا تجارتی رابطہ وسط ایشیا کی ریاستوں سے ممکن نہیں ہو رہا- اور جو غیر معمولی تجارتی فوائد مشرق بعید اور جنوبی ایشیا کے ممالک کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ حاصل نہیں ہو رہے-

ooo

لاطینی امریکہ میں کیتھولسزم کی شکست

لاطینی امریکہ کے ممالک کئی سو سال سے روایتی طور پر عیسائیت کے بڑے فرقے رومن کیتھولک کے پیروکار چلے آرہے تھے- مگر اب ایسا نہیں ہے- گوئٹے مالا کے ایک قصبے میں جو کیفیت ہے وہ قریباً سارے ہی لاطینی امریکی ممالک میں ہے- اس قصبے میں جس کا نام ایلمولونگا ہے اس وقت 18 رومن کیتھولک چرچ ہیں جبکہ پروٹسٹنٹ کے چرچوں کی تعداد 17 ہے-

اس قصبے کے ایک شخص یاک نے بتایا کہ 21 برس قبل یہاں سے لوگوں کے لئے خدا مر چکا تھا- اس مایوسی میں یہ لوگ دیگر شہروں میں نکلے- بائیبل کا از سر نو مطالعہ کیا اور یوں رفتہ رفتہ پروٹسٹنٹ فرقے کی تحریک چل پڑی-

قارئین کرام جانتے ہوں گے کہ عیسائیت کا پروٹسٹنٹ طبقہ کٹر عیسائی رومن کیتھولک فرقے کا سب سے بڑا حریف ہے- پروٹسٹنٹ فرقہ پوپ کو تسلیم نہیں کرتا- جن کو عمومی طور پر عیسائیت کا روحانی سربراہ سمجھا جاتا ہے-

زیر بحث قصبے کے لوگوں نے بتایا کہ اس وقت یہاں کی 80 فیصد آبادی پروٹسٹنٹ ہو چکی ہے- اگرچہ اب بھی رومن کیتھولک فرقہ لاطینی عوام کی اکثریت کا مذہب ہے مگر اب اس فرقہ کے نیچے سے زمین نکلتی جارہی ہے-

عیسائیوں کا ایک اور فرقہ مارمون جو خود کو پروٹسٹنٹ بھی نہیں کہتا اور عیسائیوں میں اقلیت کی حیثیت رکھتا ہے- اس فرقے کو بھی یہاں پہلے سے بڑھ کر پذیرائی حاصل ہو رہی ہے-

بظاہر یہ کہا جارہا ہے کہ لوگ آزادانہ مذہبی نظریات کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس لئے رومن کیتھولک فرقے کا اثر کم ہو رہا ہے- لیکن درحقیقت عیسائیت کا کوئی بھی فرقہ آج کے جدید زمانے کی ضرورتوں کے پیش نظر عام آدمی کو مطمئن نہیں کرسکا-

ooo

سربوں کا جنگی جرائم کے ٹربیونل سے تعاون کا وعدہ

مغربی ذرائع ابلاغ اس بات کو امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کی کامیابی اور فتح قرار دے رہے ہیں کہ سرب لیڈر میلوسیوک اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ وہ جنگی جرائم کی تحقیقات کے ٹربیونل سے تعاون کریں گے اور اس مقصد کے لئے بلغراد میں ایک دفتر قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جو جنگی جرائم کے مرتکب افراد کا تعین کرنے کے لئے گواہیاں اور شہادتیں اکٹھی کرے گا-

اس سے قبل دو سال سے مسٹر میلوسیوک اس ٹربیونل سے' جس کا صدر دفتر ہیگ ہالینڈ میں ہے' تعاون کرنے سے مسلسل انکار کرتے چلے آرہے تھے-

خیال کیا جارہا ہے کہ مسٹر میلوسیوک نے تعاون کا یہ وعدہ اس خیال سے کیا ہے کہ خود ان پر جنگی جرائم میں ملوث ہونے کا جو الزام ہے اس کو دور کیا جاسکے-

لیکن مسٹر کرسٹوفر کے اس دورے سے ان بعض دیگر اہم متنازعہ مسائل پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی جن میں ایک یہ بھی ہے کہ سرب لیڈر راڈووان کراڈزک اور جنرل راٹکو میلاڈچ کو ٹربیونل کے حوالے کیا جائے- جن پر جنگی جرائم میں ملوث ہونے کا الزام ہے-

بوسنیا میں ایسی کئی جگہوں کا پتہ چلایا گیا ہے جو بوسنین مسلمانوں کی اجتماعی قبریں بیان کی جارہی ہیں- درندہ صفت سربوں نے ہزاروں مسلمانوں کو ہلاک کرکے ان کی لاشوں کو بڑے بڑے گڑھوں میں دبا دیا تھا- ایسی جگہوں پر بڑی تعداد میں انسانی ہڈیاں' کپڑے اور جسم کے باقیات ملے ہیں- سربوں کی یہ کوشش ہے کہ ان جگہوں کو اجتماعی قبریں ثابت نہ کیا جاسکے-

مسٹر وارن کرسٹوفر کا بلقان ریاستوں کا یہ دورہ' جو 1991 میں جنگ شروع ہونے کے بعد کسی امریکی وزیر خارجہ کا پہلا دورہ تھا' ان مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا جن کا دعویٰ انہوں نے دورے سے پہلے کیا تھا-

امریکی انتظامیہ کو ڈیٹن امن معاہدے پر عملدرآمد میں سربوں کی طرف سے کھڑی کی گئی رکاوٹوں کے پیش نظر' مشکلات پیش آرہی ہیں- اور یہ کہا جارہا ہے کہ ابھی مسٹر وارن کرسٹوفر کو کئی اور ایسے دورے کرنے پڑیں گے- تاکہ امن معاہدے کے باقی اجزاء پر بھی پوری طرح عمل کیا جاسکے-

ooo

سیرالیون میں بدامنی

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں باغیوں کی طرف سے خونریزی ہی کیا کم تھی کہ وہاں کی فوج بھی نہتے شہریوں پر ظلم کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہی- عام آدمیوں کا خیال ہے کہ باغیوں اور حکومتی فوج کے مظالم میں کوئی فرق نہیں رہا-

32 سالہ ساؤ نے بتایا ہے کہ میں پناہ گزینوں کے ایک کیمپ میں تھا جب نصف رات کے بعد کچھ لوگ آئے انہوں نے ایک تیرہ سالہ لڑکے کو کہا کہ ایک تیز دھار آلے سے میری انگلیاں کاٹ ڈالے-- اس نے ایسا ہی اور اب یہ میرے لئے ساری عمر کی سزا ہے- اس شخص کے ایک ہاتھ کی ساری انگلیاں کٹ چکی تھیں-

1991ء سے جاری اس خانہ جنگی میں سیرالیون کے 50 ہزار افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں- گزشتہ دنوں ایک فوجی بغاوت میں فوجی حکومت کے سربراہ کا تختہ ان کے ایک نائب نے الٹ دیا تھا- عام آدمی یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ یہ ٹھیک ہوا ہے یا غلط ہوا ہے- یہ ملک چار مختلف بیرونی فوجوں کی لڑائیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے-

بے رحم باغی اور لڑائی کرنے والے ظالمانہ انداز میں شہریوں پر حملے کرکے ان کے جسمانی اعضاء کاٹ ڈالتے ہیں اور بیچارے یہ بھی سوال نہیں کرسکتے کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے-

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک غریب ترین ملک ہے- مگر اس ملک کے پاس اتنی معدنی دولت ہے کہ اس کو امیر ترین ہونا چاہئے- کوئی نہیں بتا سکتا کہ جنگ کیوں ہو رہی ہے- جنگ بندی محض اس لئے ہوتی ہے کہ باغی اپنی صفوں کو دوبارہ منظم کرسکیں- باغیوں کے پاس کوئی نظریہ نہیں کوئی معقول دلیل نہیں کہ وہ کیوں جنگ کررہے ہیں-

تشدد کا آغاز مارچ 1991ء میں اس وقت ہوا جب باغیوں کی ایک مہم کا آغاز ہمسایہ ملک لائبیریا سے ہوا- ملک کے صدر میجر جنرل جوزف مومو نے باغیوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے فرار کی راہ اختیار کرنا موزوں سمجھا- اور 26 سالہ کیپٹن سٹراسر نے اقتدار سنبھالا- اب دو ہفتے قبل کیپٹن سٹراسر کو بھی اقتدار سے الگ کردیا گیا-

کیپٹن سٹراسر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آرمی کو سیاست سے باہر نکال لائے گا- انہوں نے یہ وعدہ صدارتی انتخاب کی مہم کے دوران کیا تھا- صدارتی انتخاب 26- فروری کو ہونے والے

ہیں۔ مسٹر سٹراسر اس انتخاب میں صدارتی امیدوار تھے۔

افریقہ کے سب سے کم عمر سربراہ کو ان کے نائب بریگیڈئر ماڈا بیو نے اقتدار سے محروم کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ ملک میں سویلین اقتدار قائم کیا جائے گا۔

سابق صدر سٹراسر کو ایک طیارے میں بٹھا کر گنی روانہ کر دیا گیا ہے۔

اس بغاوت کے چند گھنٹوں کے بعد باغیوں نے ایک ہفتے کی جنگ بندی کا اعلان کیا۔

دارالحکومت فری ٹاؤن سے 500 کلو میٹر دور 'کونو' وہ شہر ہے جہاں سے ہر ہفتے 50 لاکھ ڈالر مالیت کے ہیرے نکالے جاتے ہیں۔ یہ ساری خانہ جنگی ہیروں کی اس دولت کو حاصل کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔ اس دولت پر قبضہ اور اس کو حاصل کرنا ہی سیرالیون کی طاقت کی کشمکش کا بنیادی کردار رہا ہے۔ آرمی کی حکومت کے دوران آرمی افسران پر دولت کے حصول کے الزامات عائد کئے گئے۔ اگر وہ اپنی دولت پر قانع ہوں تو ان کو اقتدار چھوڑ دینا چاہئے تاکہ ملک میں امن قائم ہو سکے۔ لیکن لالچ طاقتور تھی اور عوام کی آواز کمزور اس لئے نومبر میں ہیرے نکالنے کا کام اس وقت دوبارہ شروع کر دیا گیا جب باغیوں کو کونو سے نکال دیا گیا۔

جنوبی افریقہ کے کرائے کے سپاہیوں کی ایک فوج کو ہیروں کی بھاری دولت تین کروڑ دس لاکھ ڈالر کا لالچ دے کر ان کو باغیوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔

ہیروں کے علاوہ ملک کی بڑی دولت باکسائیٹ اور ٹائی ٹینیم کے معدنی ذخائر ہیں جو ملک کی دولت کا 60 فیصد حصہ فراہم کرتے ہیں۔ مگر کمزور اور ناکارہ فوج نے یہ علاقہ بھی باغیوں کے ڈر سے چھوڑ دیا ہے۔ وہاں کے 30 ہزار افراد بے گھر ہو کے جنگلوں میں آگئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم پناہ گزینوں کے کیمپوں میں گئے تھے لیکن ہم وہاں محفوظ نہ تھے لہٰذا دوبارہ جنگلوں میں آگئے۔ جب فوج نے ہماری حفاظت کرنی تھی اس وقت وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

ورلڈ کپ کے لئے بُری خبر

رنگا رنگ تقریب میں چھٹے ورلڈ کپ کا افتتاح ہو گیا۔ 75 منٹ تک جاری رہنے والی اس تقریب میں کرکٹ کے سب سے بڑے میلے میں بارہ ملکوں کے کھلاڑیوں نے ایڈن گارڈن سٹیڈیم کلکتہ کو مہکا کر رکھ دیا ایک لاکھ 20 ہزار تماشائیوں نے سب سے زیادہ داد پاکستانی کرکٹ ٹیم کو دی۔ یاد رہے کہ پاکستانی ٹیم سات سال کے بعد بھارتی سرزمین پر آئی ہے۔ اٹلی کی کمپنی نے لیزر شو پیش کیا لیکن ہوا کی وجہ سے شو پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا۔

لیکن کرکٹ کے شائقین کے لئے بری خبر یہ ہے کہ آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں کھیلنے کے لئے باوجود ہزار کوشش کے آمادہ نہیں ہو سکے۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ آمادہ نہیں ہوئے بلکہ منتظمین بھی راضی نہ ہوئے کہ ان کے میچوں کی جگہ تبدیل کر دی جائے۔ خیال یہ تھا کہ اگر آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز راضی نہ ہوئے تو پاکستان اور بھارت کی ٹیموں کے دو میچ سری لنکا رکھ دیئے جائیں گے۔ لیکن کرکٹ کے شائقین کو یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا کہ اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں نکالا گیا۔ اب اگر آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کولمبو نہ گئے اور اپنے اپنے میچ نہ کھیلے تو ان کے دو دو پوائنٹ سری لنکا کو مل جائیں گے۔

لیکن سب جانتے ہیں کہ سری لنکا کو پوائنٹس سے نہیں بلکہ میچوں کے انعقاد سے زیادہ دلچسپی ہو گی۔

ایک خبر ایسی آئی ہے جس سے کچھ امید بندھی ہے۔ تامل ٹائیگرز کے ایک ترجمان نے پیرس میں اعلان کیا ہے کہ وہ ورلڈ کپ کے دوران کوئی گڑبڑ نہیں کریں گے۔ شاید اس بیان کے بعد آسٹریلیا ویسٹ انڈیز راضی ہو جائیں۔

تیز باؤلنگ کے بعد سپن باؤلنگ بھی ایک ایسا میدان ہے جس نے مختلف وقتوں میں کرکٹ کے میدانوں میں ہنگامہ مچائے رکھا ہے۔ لیکن ویسٹ انڈیز کے تیز باؤلروں اور عمران خان کی شہرت کے بعد اب وسیم اکرم اور وقار یونس کی شہرت چوٹی پر ہے۔ گزشتہ ورلڈ کپ پاکستان نے وقار یونس کے بغیر ہی جیت لیا تھا۔

اس سال سپن باؤلنگ میں آسٹریلیا کے شین وارن ایک نئی طاقت بن کر سامنے آسکتے ہیں جبکہ پاکستان کے مشتاق جو کرشمہ ساز گگلی باؤلر عبدالقادر کے شاگرد ہیں اپ سیٹ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان کے پاس ایک اور سپن باؤلر ثقلین مشتاق بھی ہیں جن پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں

نظارت تعلیم کے اعلانات

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی اندرون ملک / بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرمادیں۔

(i) سبجیکٹ کی گائیڈ جس سے باسانی پتہ چل سکے کہ کونسا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔

(ii) ادارہ جات کے بارہ میں معلومات چھپی ہوئی صورت

(iii) فنانشل ایڈ کے بارے میں معلومات تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

بیرون پاکستان تعلیم حاصل کرنے کیلئے

بنیادی ٹیسٹ (Test) کا مختصر تعارف

○ وہ طلباء و طالبات جو پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے لئے برطانیہ' آسٹریلیا اور ان ممالک میں جانے کے خواہشمند ہوں جہاں کی سرکاری زبان تو انگریزی نہیں لیکن پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے لٹریچر انگریزی میں مہیا ہے ان کو انٹرنیشنل انگلش لینگوئج ٹیسٹنگ سسٹم (IELTS) کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر یونیورسٹی / ادارہ کا معیار مقرر ہے۔ یہ امتحان پاکستان میں لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور اور کراچی میں واقع برٹش کونسل میں ہر ماہ ہوتا ہے۔ IELTS کا سلیبس بھی برٹش کونسل سے مل سکتا ہے اور امتحان سے کچھ عرصہ قبل رجسٹریشن بھی برٹس کونسل میں ہوتی ہے۔ امتحان دینے کے بعد اگر فوری رزلٹ کی ضرورت ہو تو یہ سہولت بھی موجود ہے۔

پاکستان میں واقع برٹش کے کونسل کے دفتر

(1) 65۔ مزنگ روڈ لاہور

(2) بلاک 14 سوک سینٹر میلوڈی۔ G 6/3 اسلام آباد

(3) 20۔ بلیک ہاؤس روڈ۔ کراچی چھاؤنی

(4) 35 شاہراہ قائد اعظم۔ پشاور

اعلان داخلہ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

(برائے امیدواران صوبہ پنجاب آزاد جموں کشمیر اور شمالی علاقہ جات)

○ ادارہ ھذا نے مذکورہ بالا علاقہ جات کے رہائشی ایف اے / ایف ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن پاس امیدواروں جن کی عمر یکم ستمبر 95 کو 21 سال سے زیادہ نہ ہو مندرجہ ذیل کورسز میں مختص نشستوں پر داخلہ کے لئے مجوزہ فارمز پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ بیچلر آف آرکیٹیکچر پانچ سالہ (2) بیچلر آف فائن آرٹس چار سالہ (3) بیچلر آف ڈیزائن چار سالہ (گرافک ڈیزائن' ٹیکسٹائل ڈیزائن' پروڈکٹ ڈیزائن' سرامک ڈیزائن)

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری 96-3-2 مقرر ہے۔ داخلہ میرٹ پر ہو گا۔ جس کے لئے ایک امتحان ہو گا۔ اس امتحان کی تفصیلات اور دیگر تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 10 فروری 1996 ملاحظہ فرمائیں۔ یا نظارت تعلیم سے رجوع فرمائیں۔

ضرورت انسپکٹران

○ تحریک جدید میں انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مقامی امیر / صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ امیدوار کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس ہوں۔ ایف اے / بی اے بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ مذکورہ درخواستیں 29۔ فروری 96ء تک دفتر ہذا کو ارسال کریں۔ نقول تعلیمی سندات ہمراہ درخواست بھجوائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0439-520411
رہائش 0439-2195
● ہمدردانہ مشورہ ● بہترین تشخیص ● مناسب علاج
ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12۔ فروری۔1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ اسلام آباد میں افغانستان کے بارے میں ہونے والے اہم مذاکرات میں پاکستان نے افغان رہنماؤں کو وسیع البنیاد حکومت پر راضی کر لیا ہے۔ طالبان اس بات چیت میں شریک نہیں ہوئے۔ پاکستانی حکام افغانستان کے اپوزیشن رہنماؤں اور طالبان کے درمیان رابطے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اسلام آباد میں ہونے والے اجلاس میں گل بدین حکمت یار' عبدالرشید دوستم سمیت اپوزیشن رہنماؤں نے شرکت کی۔ خیال ہے کہ ربانی حکومت اقتدار چھوڑنے کے بارے میں کسی فارمولے کا اعلان ایک آدھ دن میں کر دے گی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ محمود مستیری نے خبردار کیا ہے کہ اگر مصالحت نہ ہوئی تو افغانوں کے درمیان ایک ایسی ہولناک جنگ چھڑ جائے گی جو مکمل تباہی پر منتج ہو گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ سبز درخت کاٹنے کے قانون کو زیادہ موثر بنا دیا گیا ہے۔ اس کے کاٹنے کے لئے وزیر اعلیٰ سے اجازت لینا ہو گی۔ سر سبز درخت چوری کرنے پر عمر قید کی سزا دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے لاہور پارک کو وائلڈ لائف پارک کا درجہ دے دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جماعت اسلامی کو پنجاب کابینہ میں دو وزارتوں کی پیشکش کی ہے۔ تاہم جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ پیشکش قابل قبول نہیں۔

○ دو ہفتے کی خاموشی کے بعد بھارت نے کنٹرول لائن پر ایک اور حملہ کیا۔ سمبا سیکٹر میں پاکستانی چوکیوں پر بھارت نے زبردست فائرنگ کی۔ پاک فوج نے جوابی کارروائی کر کے بھارتی توپیں خاموش کرا دیں۔ جھڑپ دو گھنٹے سے زیادہ وقت تک جاری رہی۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ فائرنگ پاکستان نے شروع کی تھی کیونکہ وہ مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر میں داخل کرنا چاہتا تھا۔ پاکستان کی وزارت دفاع نے الزام لگایا ہے کہ بھارتی فوج نے بلا اشتعال فائرنگ کی جس سے پاکستان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے دشمن کے کئی مورچے تباہ ہو گئے۔

○ کراچی میں پولیس نے ایم کیو ایم کے ایک اور مشہور دہشت گرد ریحان لنگڑا کو پولیس مقابلے میں ہلاک کر دیا۔ ایم کیو ایم کا یہ کارکن ایک چوکیدار کو اغوا کر رہا تھا کہ تعاقب کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

○ قومی اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کے ارکان نے آئی جی جیل خانہ جات کو شیخ رشید کو سہولیات مہیا کرنے کے بارے میں جھوٹا قرار دے دیا۔ آئی جی اور جیل سپرنٹنڈنٹ کو حکم دیا گیا کہ وہ تمام ریکارڈ لے کر تین دن کے اندر اندر کمیٹی کے سامنے پیش ہوں۔ جیل حکام سوالوں کا تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔

○ فیصل آباد میں ایک پریس کے مالک کو لوٹ لیا گیا۔ مسلح افراد اہل خانہ کو یرغمال بنا کر 4 لاکھ کی مالیت کے بانڈ اور زیورات لوٹ کر لے گئے۔

○ ملی یکجہتی کونسل نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردوں اور تخریب کاروں کی فہرست دے ہم گرفتار کرائیں گے۔ کونسل کے وفد کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات میں کہا گیا کہ حفاظتی نظر بندی اور عام نوعیت کے مقدمات میں زیر حراست سپاہ صحابہ' تحریک جعفریہ اور سپاہ محمد کے راہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی عید سے قبل عمل میں آ جائے گی۔

○ اسرائیل نے لاہور میں انٹرنیشنل کرکٹ کانفرنس (آئی سی سی) کے اجلاس میں شرکت کی اجازت طلب کر لی ہے۔ آئی سی سی نے یہ درخواست پاکستان کے کرکٹ بورڈ کو بھیجی جنہوں نے اسے وزارت داخلہ کو بھجوا دیا۔

○ فیصل آباد میں دہشت گردوں نے بم دھماکے سے دوکان اڑا دی روسی ساخت کا بم پیپلز کالونی کے بازار میں رکھا گیا تھا۔ دکان کے اوپر واقع مکان کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

○ امریکی سی آئی اے پاکستان اور چین کے خلاف ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل کرنے کا ثبوت فراہم کرنے میں ناکام ہو گئی۔ اہم امریکی اداروں نے پاکستان کو چین سے 5 ہزار ایٹمی رنگ میگنٹ حاصل نہ کرنے کے موقف کو اہمیت دی ہے۔ لیری پریسلر کے خط کو بھی پذیرائی نہیں ملی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے روبرو خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کے کیس میں چاروں صوبائی حکومتوں نے تسلیم کیا ہے کہ مارشل لاء کے بعد تیسرا الیکشن 1993ء میں ہوا۔ اس اعتبار سے آئین کے مطابق خواتین کی نشستیں بحال ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 51(4) میں لکھا ہے کہ دس سال یا تین عام انتخابات تک خواتین کی نشستیں برقرار رہیں گی۔ ہائی کورٹ نے 93ء کے عام انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن کی تشکیل کا نوٹیفکیشن طلب کر لیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں افغان کاز پر اہم ترین مذاکرات ہو رہے ہیں لیکن وزیر خارجہ اور سیکرٹری خارجہ ملک سے باہر ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ افغان کاز کے لئے پاکستان کی 15 سال کی قربانیاں حکومت نے ضائع کر دی ہیں۔

○ ایٹمی تجربات کی روک تھام کے معاہدہ پر 38 ممالک کے اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ ایٹمی صلاحیت کے حامل ممالک میں بھی معاہدہ کے بنیادی نکات پر اتفاق نہیں ہو سکا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے گی۔

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈاپچ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

خواتین کی
دشمن مرض لیکوریا کے لیے
مفید اور معروف دوا
یونانی سِلکوریا
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۴۰ء سے مصروف بخدمت
حکیم ... کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس۔ جی۔ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634 فیکس: 0431-218086

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈِش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274
آزمودہ
گارنٹی شدہ

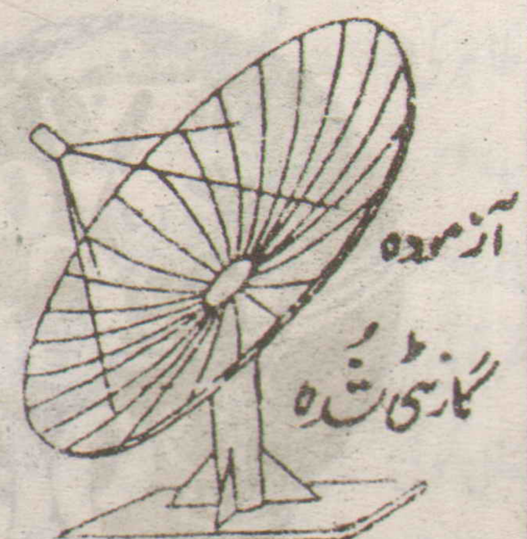

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
الکریم جیولرز
پسپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۳۴

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان بذریعہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534